از عدالتِ عظمیٰ

اومکار نامدیو جادھو و دیگراں

بنام

سیکنڈ ایڈ شنل سیشنز جج بلدانا و دیگر

تاریخ فیصلہ: 4 جنوری 1996

[کے راموامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973

دفعہ 340- اجرا کردہ نوٹس زیر- دفعات 194 اور 195 کے تحت قانونی چارہ جوئی کے لیے- سیشن جج مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بیانات پر انحصار کرتے ہیں جو ثبوت نہیں ہیں — فیصلہ پر پہنچنے میں بوڑھی اور کمزور خواتین کی جسمانی خصوصیات کو بھی مد نظر رکھا گیا- عدالتِ عالیہ بھی دوسرے جرائم کے لیے ملزم کو بری کرنے سے متعلق سوال پر غور کرتے ہوئے معاملے پر مناسب طریقے سے غور نہیں کر رہی ہے۔- قرار پایا کہ، دفعہ 340 مجموعہ ضابطہ فوجداری تحت نوٹس اجرا کرنا بلا جواز ہے — اس لیے منسوخ کر دیا گیا۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری: فوجداری اپیل نمبر 36، سال 1996۔

فوجداری اپیل نمبر 20، سال 1991 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 10.3.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے کے سنگھی۔

جواب دہندگان کے لیے ڈی ایم نرگولکر اور ایس ایم جادھو۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس معاملے میں ہم 3 دسمبر 1990 کو سیکنڈ ایڈیشنل سیشن جج، بلدانا کی طرف سے اپیل گزاروں کو دفعات 194 اور 195، تعزیرات ہند کے تحت مقدمہ چلانے کے لیے جاری کردہ نوٹس سے فکر مند ہیں، جس میں ریکارڈ کو مبینہ طور پر من گھڑت بنانے اور دو خواتین، جامن اور لکشمی کے خلاف جھوٹا مقدمہ قائم کرنے کے لیے کہا گیا ہے، جن کی عمر بالترتیب تقریباً 60 اور 80 سال ہے۔ایڈیشنل سیشن جج نے کہا تھا کہ وہ کمزور افراد ہیں؛ دوسروں کی مدد کے بغیر چلنے اور کھڑے ہونے سے قاصر ہیں اس کے نتیجے میں، پولیس کے اس بیان پر یقین کرنا مشکل ہو گا کہ انہوں نے پتھراؤ کیا اور پولیس افسران کو لات ماری جب کہ مؤخر الذکر لاتور حسن کو گرفتار کرنے میں سرکاری ڈیوٹی انجام دے رہے تھے۔ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کو ایک طرف رکھتے ہوئے، دفعات 194 اور 195، تعزیرات ہند کے تحت اپیل گزاروں کے خلاف قانونی کارروائی کے لیے دفعات 340، مجموعہ ضابطہ فوجداری تحت نوٹس جاری کیا گیا تھا۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ سیشن جج کی طرف سے کیا گیا مشاہدہ، جیسا کہ بمبئی عدالت عالیہ، ناگپور بنچ نے فوجداری درخواست نمبر 20/91 میں دیے گئے متنازعہ فیصلے میں تصدیق کی ہے، تحقیقات کے دوران درج دفعہ 161 کے بیانات پر مبنی ہے۔ تسلیم شدہ طور پر، کوئی ثبوت ریکارڈ نہیں کیا گیا ہے۔عدالت کو دفعہ 161 کے بیانات کی بنیاد پر اس نتیجے پر نہیں پہنچنا چاہیے جو ثبوت نہیں ہیں۔ اسے مقدمے میں صرف تضادات یا غلطیوں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جب گواہ سے پوچھ گچھ کی گئی ہو۔نہ ہی ملزم کی جانچ پڑتال سے پہلے ہی اس کی جسمانی خصوصیات کو دیکھ کر اس کی تردید کی جاسکتی ہے۔ایڈیشنل سیشن جج نے انہیں اس نتیجے پر خارج کر دیا کہ پولیس افسران نے ریکارڈ من گھڑت بنایا ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل سیشن جج نے ملزم کی جسمانی خصوصیات کو دیکھتے ہوئے نتیجہ ریکارڈ کرنے میں اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا تھا، کہ پولیس نے ریکارڈ کو من گھڑت بنایا تھا۔عدالت عالیہ نے بھی دوسرے جرائم کے لیے ملزم کو بری کرنے سے متعلق سوال پر غور کرتے ہوئے معاملے پر مناسب طریقے سے غور نہیں کیا۔ان حالات میں، ہم یہ مانتے ہیں کہ ریکارڈ کے من گھڑت ہونے کے سیشن جج کے ذریعے درج کیے گئے نتائج اور یہ کہ معاملہ غلط ہے، اس کے پیش نظر دفعہ 340، مجموعہ ضابطہ فوجداری تحت نوٹس جاری کرنا مکمل طور پر بلا جواز ہے۔ سیشن جج کا مذکورہ حکم اسی کے مطابق کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document